88125 ـ انٹرنیٹ كے ذریعہ تعارف ہوا اور منگنی كر لی لیكن دونوں كا آپس میں سمجھوتہ نہیں

سوال

میں نے دو برس تك اپنے گھر والوں سے دور ملازمت كی اور اجنبیت كا احساس ہوا اور میرا نظریہ بھی تبدیل ہوا اب میں اپنے شہر سے ڈیڑھ سو كلو میٹر یعنی ڈیڑھ گھنٹہ كی مسافت پر ایك بستی میں ملازمت كرتی ہوں، میرا تعلق صرف گھر اور ملازمت اور تعلیم تك ہی محدود ہے میری كوئی سہیلی بھی نہیں، اور میں رشتہ داروں سے بھی بہت كم ملتی ہوں.

میرا خاندان ایك دینی گھرانہ ہے اور میری تعلیم بھی اسی ماحول میں عفت و عصمت كی حفاظت اور نماز پنجگانہ كی پابندی اور دوسروں كے ادب و احترام پر ہوئی ہے، (1422) ہجری سے انٹرنیٹ كا علم ہوا اور میں اكثر ویب سائٹ سرچ كرتی جس كا مقصد انگلش كو بہتر بنانا تھا، تا كہ میں انگلش اچھی طرح پڑھا سكوں، میں عورت اور ازدواجی زندگی اور خاندانی مسائل كے متعلق بھی سرچ كرتی رہی.

چھ ماہ قبل میں ایك پروگرام میں انگلش كی پریكٹس كے دوران مجھے ایك میسج موصول ہوا كہ وہ شخص مجھ سے انگلش كی تعلیم كے متعلق مختلف طریقہ سے بات چیت كرنا چاہتا ہے، اور اس سلسلہ میں طالبات كو كن مشكلات كا سامنا ہوتا ہے وہ معلوم كرنا چاہتا ہے، اس شخص نے انگلش زبان كا كورس كر ركھا ہے اور مجھ سے دو برس چھوٹا بھی ہے، اس پروگرام میں دو یا تین بار میسج كے ذریعہ بات چیت كے بعد اس نے میرے شخصت اور عمر اور علاقے اور میرے خاندان كی عادات وغیرہ كے بارہ میں دریافت كیا، اور بتایا كہ وہ میرا رشتہ طلب كرنا چاہتا ہے، اس لیے میں نے اپنے والد صاحب كا فون نمبر دے دیا تا كہ اس كی سچائی كا علم ہو سكے.

حقیقتا اس نے والد صاحب سے رابطہ كیا اور دو ہفتوں كے بعد اس كے گھر والے بھی ہمارے پاس آئے لیكن ابتدا میں میرے گھر والے نیٹ كے ذریعہ تعارف ہونے كی بنا پر اس رشتہ میں متردد تھے لیكن كئی بار كوشش كرنے كے بعد رشتہ قبول كر لیا گیا، الحمد للہ میرے منگیتر كی میرے شہر كے قریب ہی ایك بستی میں بطور ٹیچر تعیین ہوگئی اور عنقریب بنك سے نفع پر قرض بھی حاصل كر لے گا تا كہ ہماری منگنی اور عقد نكاح كے معاملات مكمل ہو سكیں.

منگنی كے كچھ عرصہ بعد ہم ایك دوسرے سے ٹیلی فون كے ذریعہ بات چیت كرنے لگے لیكن اس میں كچھ سلبی اور كچھ مثبت اشیاء بھی پائی جاتی ہیں، مختصر یہ كہ وہ چاہتا ہے كہ شادی كے بعد میں ملازمت چھوڑ دوں اور اولاد كو مكمل وقت دوں اور اپنے آپ اور تعلیم كو بھول جاؤں اور صرف ازدواجی امور میں ہی زندگی بسر كروں، حتی كہ اگر میں خادمہ لانا چاہوں تو اس كی تنخواہ مجھے ادا كرنا ہوگی وہ نہیں دے گا.

وہ چاہتا ہے كہ میں نہ تو گانے سنوں اور نہ ہی فلمیں اور ڈرامے دیكھوں، اور پینٹ بھی پہنوں اور اسی طرح سر پر

ركھنے والا برقع اور عبايا زيب تن كروں، ميں نے اسے كہا ہے كہ گانے چھوڑ دوں‌گى اور فلميں اور ڈرامے حرام نہيں سمجھتى، اور اسى طرح وہ تفريح مقامات پر بھى جانے سے روكتا ہے، مجھے سمجھ نہيں آ رہى كہ اس سے كيسے سمجھوتہ كيا جائے، برائے مہربانى ميرا تعاون فرمائيں.

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ہمارے پاس جو سوالات آتے ہيں ان كا جوابات دينے ميں ہمارى عادت ہے كہ اگر اس سوال ميں كوئى شرعى غلطى ہو تو ہم اس غلطى پر ضرور تنبيہ كرتے ہيں ان بعض غلطيوں كا تعلق تو سوال كے ساتھ ہو سكتا ہے، ليكن كچھ كا اس سے تعلق نہيں ہوتا تو بھى ہم سائل كے ليے صحيح چيز بيان كرتے ہيں تا كہ خير خواہى ہو سكے جو اللہ سبحانہ و تعالى نے ہم پر واجب كى ہے.

دوم:

آپ كے سوال ميں ہم نے جو شرعى مخالفات پائى ہيں چاہے ان كا تعلق آپ سے ہے يا خاوند كے ساتھ وہ درج ذيل ہيں:

1 ـ عورت كا محرم كے بغير سفر كرنا:

سوال كرنے والى بہن كے درج ذيل قول سے ہم كو يہ سمجھ آئى ہے كہ:

" اب ميں ايك بستى ميں ملازمت كرتى ہوں جو ميرے شہر سے ڈيڑھ سو كلو ميٹر يعنى ڈيڑھ گھنٹے كى مسافت پر ہے ڈيڑھ گھنٹہ جانے اور ڈيڑھ گھنٹہ آنے ميں لگتا ہے "

اگر واقعتا ايسا ہى ہے اور اس بہن كے ساتھ اس كا كوئى محرم نہيں ہوتا تو اسے يہ معلوم ہونا چاہيے كہ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" اللہ سبحانہ و تعالى اور يوم آخرت پر ايمان ركھنے والى عورت كے ليے محرم كے بغير سفر كرنا حلال نہيں "

جیسا کہ کچھ علماء کی رائے ہے کہ سفرکے لیے عورتوں کا گروپ کافی ہے یعنی ان کا محرم ساتھ نہ ہو تو اکٹھی عورتیں مل کر سفر کر سکتی ہیں، یہ رائے صحیح نہیں اور عورت اس طرح سفر نہیں کر سکتی، بلکہ ہر عورت کو اپنے محرم کے ساتھ سفر کرنا چاہیے۔

اس مسئلہ کی تفصیل معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (3098) اور (69337) اور (45917) اور (4523) کے جوابات کا مطالعہ کریں۔

2 ۔ اجنبی مرد کے ساتھ انٹرنیٹ کے ذریعہ خط و کتابت کرنا:

آپ نےایك ایسے مرد کے ساتھ خط و کتابت کی جو آپکے لیے اجنبی تھا، اگرچہ بعد میں اس اجنبی مرد نے آپ کا رشتہ بھی طلب کیا ہے، لیکن ہزاروں افراد اور مرد ایسے ہیں جو ایسا نہیں کرتے بلکہ وہ عورت کو اپنے پھندے میں پھنسا کر اسے رسوا کرتے ہیں۔

اور پھر یہی نہیں بلکہ اس طریقہ پر قائم ازدواجی تعلقات میں شك و شبہ اور تہمت وغیرہ ضرور رہتی ہے جس کے نتیجہ میں شادی کامیاب نہیں ہوتی۔

مرد و عورت کے مابین خط و کتابت کی حرمت ہم سوال نمبر (26890) اور (10221) کے جوابات میں بیان کر چکے ہیں آپ اس کا ضرور مطالعہ کریں۔

3 ۔ فائدہ پر قرض کے نام سے سودی قرض حاصل کرنا جس کو نام تبدیل کر کے حلال کرنےکی کوشش کی گئی ہے۔

آپ نے اس کا ذکرکرتے ہوئے کہا ہے کہ:

" میرا منگیتر عنقریب ایك بنك سے فائدہ پر قرض حاصل کر رہا ہے تا کہ ہماری شادی کی رسومات مکمل ہو سکیں "

اس لین دین کو لوگوں نے " قرض " کا نام دے رکھا ہے جو حقیقت کے اعتبار سے ہے، اگرچہ بنکوں نے حیلہ کرتے ہوئے اسے نفع کا نام دیا ہے حالانکہ اس کی حقیقت تو سودی فائدہ کے ساتھ قرض حاصل کرنا ہی ہے۔

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (36408) کے جواب میں دیکھ سکتی ہیں۔

4 ـ منگنی كے عرصہ میں ایك دوسرے سے بات چیت كرنا:

آپ نے اپنے سوال میں یہ كہا ہے كہ:

" میری منگنی كے كچھ عرصہ بعد ہم ٹیلی فون كے ذریعہ بات چیت كرنا شروع كر دی تھی (مجھے علم ہے ہم نے اس میں غلطی كی خاص كر عقد نكاح سے قبل ہی بات چیت شروع كر دی) "

اس لیے منگیتر كے ساتھ خلوت كرنے یا اس كے ساتھ جانے یا اس میں اور وسعت كرتے ہوئے اختلاط كرنے سے اجتناب كرنا چاہیے، اور بات چیت سے گریز كیا جائے خاص كر ٹیلی فون كے ذریعہ جبكہ پاس كوئی نگرانی كرنے والا یا پھر كوئی محرم نہ ہو، كیونكہ اس كے بہت غلط نتائج نكل سكتے ہیں "

منگیتر كے ساتھ تعلقات كی حدود جاننے كے لیے آپ سوال نمبر (7757) اور (2572) اور (20069) كے جوابات كا مطالعہ كریں.

5 ـ شادی میں شرط ركھنا:

آپ نے كہا ہے كہ:

" كیا یہ بات معقول ہے كہ قبیلوں اور اشراف قسم كے لوگوں كی بیٹیوں كی مشكل شروط اور مطالبات نہیں ہوتے ؟"

جواب یہ ہے كہ: جی ہاں یہ معقول ہے: خاوند پر سخت شرطیں لگانا جس كی بنا پر ازدواجی زندگی میں عقدے پیدا ہوں، اور ہو سكتا ہے ان شروط میں ایسا كام ہو جس كی خاوند كو استطاعت و طاقت ہی نہ ہو، جس كی بنا پر خاوند كی نفسیات اور بیوی اور سسرال والوں كے ساتھ تعلقات میں سلبی اثرات مراتب ہونگے.

پھر خاوند سے یہ مشكل قسم كی شروط اور مطالبات كرنا كوئی عقلمندی نہیں، اور نہ ہی اس میں شرف و مرتبہ ہے دیكھیں فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا سارے جہان كی عورتوں كی سردار اور سید المرسلین محمد صلی اللہ علیہ وسلم كی لخت جگر ہیں، لیكن انہوں نے اپنی شادی میں كوئی سخت شرط نہیں لگائی، اور نہ ہی كوئی زیادہ مطالبات كیے.

اور اسی طرح نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كی دوسری بیٹیوں اور صحابہ كرام رضوان اللہ علیہم اجمعین كی بیٹیوں كے متعلق كہا جا سكتا ہے كہ انہوں نے بھی كوئی ایسی شرط نہیں لگائی حالانكہ یہ سب مقام و مرتبہ اور حسب و نسب اور شرف و عقل اور دین والی تھیں.

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو شادی کے لیے ایک چادر اور ایک مشکیزہ اور ایک چمڑے کا تکیہ جس میں انذخر گھاس بھری ہوئی تھی تیار کیا اور یہ اشیاء دیں "

مسند احمد حدیث نمبر (644) سنن نسائی حدیث نمبر (3384) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے.

سنت مطہرہ میں تو وہ کچھ وارد ہے جو آپ کے گمان کے خلاف ہے یعنی منگنی میں آسانی اورعقد نکاح اور شادی کے اخراجات میں کمی ہونی چاہیے.

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عورت کی خیر و برکت اور سعادت میں یہ چیز شامل ہے کہ اس سے منگنی آسان ہو اور اس کا مہر کم ہو "

مسند احمد حدیث نمبر (23957) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (2235) میں اسے حسن قرار دیا ہے.

6 ۔ بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت بجا لانا:

آپ کا یہ کہنا کہ:

" ہمارے معاشرے میں مرد یہ بھول چکے ہیں کہ اسلام میں گھر کے کام کاج کی ذمہ داری خاوند کی ہے، وہ آزاد ہے چاہے خود کرے یا پھر ملازمین سےکرائے، اور اگر بیوی کرتی ہے تو یہ اس کی جانب سے احسان و کرم ہے ! "

اگرچہ جمہور اور اکثر کا قول یہی ہے لیکن یہ ضعیف اور مرجوح قول ہے صحیح نہیں کہ عورت گھرکےکام کاج کرتی ہے تو یہ اس کا احسان اور کرم و فضل ہوگا، بلکہ گھریلو کام کاج تو عورت پر واجب ہیں اس میں کسی بھی قسم کا کوئی شك نہیں، بلکہ یہ ہے کہ عورت اپنی استطاعت اور قدرت کے مطابق گھریلو کام کاج کریگی.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" عورت پر اپنے خاوند کی خاوند اچھے طریقہ سے بجا لانا واجب ہے، اور یہ حالات کےمطابق مختلف ہوگی، لہذا

ديہاتى عورت كى خدمت شہرى عورت كى طرح نہيں، اورطاقتور عورت كى خدمت كمزور عورت جيسى نہيں "

ديكھيں: الفتاوى الكبرى (4 / 561).

اور شيخ عبد اللہ بن جبرين رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال دريافت كيا گيا:

ميں نے ايك اخبار ميں كسى عالم دين كا فتوى پڑھا ہے جس ميں بيان كيا گيا ہے كہ:

بيوى پر اپنے خاوند كى خدمت كرنا اصلا واجب نہيں بلكہ خاوند نے تو اس سے عقد نكاح صرف استمتاع كے ليے كيا ہے، رہا يہ كہ عورت اپنے خاوند كى خدمت كرے تو يہ حسن معاشرت ميں شامل ہوتا ہے.

اس فتوى ميں كہا گيا ہے كہ: اگر كسى بھى سبب كے باعث بيوى اپنے خاوند كى خدمت نہيں كرتى يا اپنا كام كاج نہيں كرتى تو خاوند كے ذمہ ملازم اور خادم لانا واجب ہے.

كيا يہ بات صحيح ہے يا غلط، الحمد للہ يہ اخبار اتنا مشہور نہيں كہ ہر كوئى يا پھر اكثر لوگ اسے خريدتے اور مطالعہ كرتے ہوں، وگرنہ اگر عورتوں نے يہ فتوى پڑھ ليا تو كچھ خاوند كنوارے اور بغير بيوى كے ہو جائيں گے ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" يہ فتوى صحيح نہيں، اور نہ ہى اس پر عمل ہے؛ كيونكہ صحابيات اپنے خاوندوں كى خدمت كيا كرتى تھيں جيسا كہ اسماء بنت ابو بكر رضى اللہ تعالى بيان كرتى ہيں كہ وہ اپنے خاوند زبير بن عوام رضى اللہ تعالى عنہا كى خدمت كيا كرتى تھيں، اور اسى طرح فاطمہ رضى اللہ تعالى عنہ بھى اپنے خاوند على رضى اللہ تعالى عنہا كى خدمت كرتيں، اور اسى طرح باقى صحابيات بھى.

اور آج تك مسلمانوں كا عرف يہى ہے كہ بيوى اپنے خاوند كى خدمت كرتى ہے، يعنى كھانا پكانا اور اسكا لباس وغيرہ دھونا اور برتن صاف كرنا اور گھروں كى صفائى وغيرہ كرنا.

اور اسى طرح جانوروں كو پانى پلانا اور ان كا دودھ دھونا اور كھيتى باڑى وغيرہ ميں شريك ہونا ہر وہ كام جو عورت كے مناسب ہے كرنا، نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كے دور سے آج تك اس عرف پر ہى عمل چل رہا ہے اور اس كا كوئى انكار نہيں كرتا.

لیکن بیوی کو ایسا کام کرنے کا نہیں کہنا چاہیے جس میں بہت زیادہ مشقت و صعوبت پائی جائے، بلکہ اس سے وہی کام کرائیں جائیں جو عادت اور طاقت کے مطابق ہوں "

اللہ سبحانہ و تعالی ہی توفیق دینے والا ہے.

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2 / 662 ـ 663).

مزید آپ سوال نمبر (12539) اور (10680) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

7 ـ ڈرامے اور فلمیں دیکھنا:

آپ کا کہنا کہ: " میں ڈرامے اور فلمیں دیکھنا حرام نہیں سمجھتی "

بلاشك و شبہ آپ کی یہ بات غلط ہے؛ کیونکہ فلموں اور ڈراموں میں بہت ساری خرابیاں اور غیر شرعی امور پائے جاتے ہیں مثلا بےپرد اور غلط قسم کی عورتوں کا ٹی وي سکرین پر آنا، اور محبت و عشق کے قصے، اور شراب نوشی اور مرد و عورت کے حرام تعلقات، اور جرائم کی نشر و اشاعت اور اخلاق کریمہ اور اخلاق حسنہ کے خلاف باتیں وغیرہ.

ڈرامے اور فلموں کی حرمت کے متعلق تفصیل معلوم کرنے کے لیے سوال نمبر (21227) اور (13956) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

8 ـ آپ یہ کہنا کہ: " میرا منگیتر چاہتا ہے کہ میں گانے سننے اور فلمیں اور ڈرامے دیکھنا چھوڑ دوں، اور پینٹ زیب تن نہ کیا کروں اور سر پر رکھا جانے والا برقع پہنا کروں "

رہا مسئلہ گانے اور موسیقی سننے کا تو اس کی حرمت کے دلائل آپ سوال نمبر (43736) اور (5000) اور (5011) کے جوابات میں دیکھ سکتی ہیں.

اور یہ نئے فیشن کا کندھوں پر رکھا جانے والا برقع پہننے کا حکم معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (8555) کے جواب کا مطالعہ کر سکتی ہیں، اور فلموں اور ڈراموں کے بارہ میں ابھی اوپر کی سطور میں بیان ہو چکا ہے آپ ان سوالات کے جوابات ضرور دیکھیں.

سوم:

انصاف کی بات یہی ہے کہ آپ کے سوال میں ان اشیاء کا ذکر ہوا جو آپ کے منگیتر کو اچھی نہیں لگیں لیکن آپ کے لیے وہ جائز ہیں، وہ یہ کہ آپ کے والد کا آپ کے منگیتر کے سامنے یہ شرط رکھنا کہ وہ آپ کے لیے خادمہ اور نوکرانی کا انتظام کریگا.

جیسا کہ آپ نے سوال میں کہا ہے کہ : " میرے والد کی اس شرط پر پوری قوت کے ساتھ اعتراض کر رہا ہے کہ عقد نکاح میں یہ شرط رکھی جائیگی کہ وہ خادمہ اور نوکرانی کا انتظام کریگا "

لیکن گھر میں خادمہ اور نوکرانی کی موجودگی میں کے احکام ہیں اور اسی طرح کچھ خرابیاں بھی پائی جاتی ہیں انہیں معلوم کرنے کے لیے آپ سوال نمبر (22980) اور (26231) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

چہارم:

کچھ اشیاء ایسی بھی ہیں جو منگیتر چاہتا ہے اور وہ صحیح ہیں آپ کے لیے ان میں سے کسی کا بھی انکار کرنا صحیح نہیں وہ درج ذیل ہیں:

1 ـ آپ کا یہ کہنا کہ:

" وہ چاہتا ہے کہ میں اس کے اور اس کی اولاد کے لیے مکمل طور پر فارغ ہو جاؤں، اور اپنی زندگی ان کے لیے وقف کر دوں اور اس کے لیے اپنی ملازمت اور اپنے آپ کو بالکل بھول جاؤں، اور تعلیم مکمل کرنے یا پھر اپنی ملازم ت بہتر بنانے یا جاری رکھنے یا کوئی اور کام کرنے سے سارے خواب بالکل ختم کر دوں، اور اسی طرح جم جانے کا بھی خیال دل سے نکال دوں "

اس سلسلہ میں ہم آپ سے یہی عرض کریں گے کہ عورت کا اپنے گھر اور اولاد اور خاوند کے لیے اپنے آپ کو فارغ کر لینا ہی سب سے عظیم کام ہے، یہ ایسا عمل ہے جو عظیم الشان ہونے کے ساتھ ساتھ مدت کے اعتبار سے بھی عظیم ہے حتی کہ مادی طور پر خرچ کرنے سے بھی جو کہ اس کا خاوند گھر سے باہر رہ کر پورا کرتا ہے.

اس وقت یورپ میں بھی عورتیں یہ آواز بلند کر رہی ہیں کہ عورت اپنے اسی کام کی طرف واپس پلٹ آئے جو اسے بہتر بناتا ہے اور اس کی عزت و تکریم اور مروت کا باعث ہے اور وہ گھر کا کام کاج ہے کہ وہ گھریلو عورت بن کر رہے، جس کے لیے تو دن اور رات بھی کافی نہیں، اور اگر وہ مستقل طور پر ملازمت کرتی ہو اور گھر سے باہر کئی

كئى گھنٹے ملازمت ميں بسر كرے تو يہ كام كيسے ہوگا اس طرح وہ كوتاہى كا مرتكب ہوگى؟!

2 ـ آپ كا يہ كہنا كہ:

" وہ چاہتا ہے كہ ميں گانے اور موسيقى چھوڑ دوں، اور فلموں اور ڈراموں كا مشاہدہ ختم كردوں، اور پينٹ شرٹ نہ پہنوں اور سر پر ركھا جانے والا برقع زيب تن كروں "

ان امور كے بارہ ميں ہم پہلے تنبيہ كر چكے ہيں.

3 ـ آپ كا يہ كہنا كہ:

" اس كى رائے يہ ہے كہ ميں اپنے گھر والوں كے ساتھ جہاں بھى تفريح كے ليے جاتى ہوں (بازار اور ساحل سمندر اور تفريحى پارك وغيرہ) جہاں مرد و زن كا اختلاط ہوتا ہے وہاں وہ مجھے نہيں لے جا سكتا "

اس سلسلہ ميں ہم يہى عرض كريں گے كہ اس مسئلہ ميں سچا ہے كيونكہ يہ جگھيں تو مرد و زن كے اختلاط سے اٹى ہوتى ہيں، ليكن بعض اماكن ميں اس كے ليے اختلاط سے بچنا ممكن ہے، اس ليے وہ جانے كے ليے ان ميں سے مناسب جگھوں اور وقت كا انتخاب كر سكتا ہے.

يہ جاننا ضرورى ہے كہ اس كا آپ كو ان جگھوں پر نہ لے جانے كى وجہ اس كى آپ پر غيرت ہے، اور يہ چيز قابل تعريف ہے كہ آپ كے خاوند ميں آپ كے ليے غيرت پائى جاتى ہے، اور پھر يہ غيرت برى نہيں كہ اس ميں كوئى شك و ريب پايا جائے بلكہ يہ تو قابل تعريف ہے جس كے وجود كى بنا پر آپ كو اسے داد دينى چاہيے، بلكہ آپ اسے اور زيادہ كرنے كا باعث بنيں، اور اس سلسلہ ميں آپ ان جگھوں ميں سے مناسب جگھيں اور مناسب وقت اختيار كرنے كا مطالبہ كرنے ميں نرم رويہ اختيار كر سكتى ہيں تا كہ وہ اس پر رضامند ہو جائے.

مزيد آپ سوال نمبر (8901) كے جواب كا مطالعہ كريں كيونكہ اس ميں ايسے تفريحى مقامات جہاں غلط امور پائے جاتے ہوں ميں جانے كے متعلق مستقل فتوى كميٹى سعودى عرب كا فتوى بيان ہوا ہے.

پنجم:

آخر ميں ہم يہ عرض كريں گے كہ ازدواجى زندگى بہت اچھى اور شاندار ہوتى ہے، اور يہ ايك دوسرے كے ساتھ افہام و تفہيم اور سمجھوتہ پر مبنى ہوتى ہے، اس كے استقلال اور دائمى ہونے كى بنا پر اللہ تعالى اس ميں خاوند اور بيوى

كے مابين محبت و مودت اور پيار پيدا كرتا ہے.

اور اگر عورت ديكھے كہ اس كے ليے آنے والے رشتہ ميں اور اس كى سوچ اور افكار ميں فرق ہے اور سمجھوتہ نہيں تو پھر بہتر يہى ہے كہ اس كے ساتھ شادى سے اجتناب كرے، اور خاص كر جب رخصتى سے قبل ہى آپس ميں اختلافات پيدا ہو جائيں، يا پھر رخصتى سے قبل ہى ايك دوسرے كے نظريات اور سوچ افہام و تفہيم ميں فرق پيدا ہو جائے يا كوئى ايك دوسرے سے مستغنى ہو جائے تو اس صورت ميں ہم يہى كہيں گے كہ وہ يہ شادى مت كرے، كيونكہ اس ميں بہت سارى خرابياں ہونگى.

ہم آپ كو يہى نصيحت كرتے ہيں كہ آپ اپنى اصلاح كريں، اور جن حرام امور پر ہم آپ كو تنبيہ كر چكے ہيں آپ ان افعال كو ترك كر ديں ـ ان امور كا اس شادى كے ساتھ كوئى تعلق نہيں، چاہے آپ يہ شادى نہ بھى كريں يہ امور پھر بھى حرام ہيں ـ ان امور كو ترك كرنے كے بعد آپ كے ليے اپنے منگيتر سے سمجھوتہ كرنا آسان ہوگا اور آپ ان امور ميں آسانى سے اپنے منگيتر كو رضامند كر سكيں گے جو شرعى طور پر آپ كے ليے حلال ہيں.

اس ليے اگر وہ اس سمجھوتہ پر راضى ہوگيا اور اس كا شرح صدر ہوگيا تو وہ آپ كى سارى مشكلات آسان كر ديگا تو اس طرح يہ شادى دونوں كے ليے بہتر ہوگى، اور اگر آپ ان امور كو اپنانے پر رضامند رہيں جن پر ہم تنبيہ كر چكے ہيں جو آپ كے ليے شرعا حلال نہيں تو پھر ہم آپ كے منگيتر كو يہى نصيحت كرتے ہيں كہ وہ آپ سے شادى مت كرے، بلكہ اسے يہ حق ہے صرف حق ہى نہيں اس كے ليے واجب ہے كہ وہ يہ شادى مت كرے.

آپ كو علم ہونا چاہيے كہ سعادت و خوشبختى اللہ سبحانہ و تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى ميں ہے، اور جو شخص اللہ تعالى كى اطاعت كرتا ہے اللہ تعالى اسى كو شرح صدر عطا كرتا ہے، اور پھر جب اللہ سبحانہ و تعالى كسى مطيع شخص كو مبارك شادى اور اچھا خاندان عطا كرتا ہے تو وہ جنت خلد سے قبل اس دنيا ميں ہى جنت ميں داخل ہو جاتا ہے اس ليے آپ اللہ تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى كى حرص ركھيں، اور ايسا خاوند تلاش كرنے كى سعى و كوشش كريں جو اللہ سبحانہ و تعالى كى حدود كا خيال كرنےوالا ہو، كيونكہ اللہ كى رضا و خوشنودى تلاش كرنا ہى آپ كے ليے دنيا ميں خير و بھلائى ہے.

مزيد اہميت كے ليے آپ سوال نمبر (33710) اور (22397) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

اللہ سبحانہ و تعالى ہى توفيق دينے والا ہے.

واللہ اعلم .